

دوسرے امام حضرت حسن علیہ السلام

<?xml encoding="UTF-8?>

امام حسن علیہ السلام اور آپ کے چھوٹے بھائی امام حسین علیہ السلام، امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے بیٹے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بطن مبارک سے تھے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بارہا فرمایا تھا کہ حسن و حسین علیہما السلام میرے بیٹے ہیں اسی وجہ سے حضرت علی علیہ السلام اپنے تمام بیٹوں سے فرمایا کرتے تھے: تم میرے بیٹے ہو اور حسن و حسین علیہما السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بیٹے ہیں۔ (۷۲)

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی ولادت ۳ھ مدینہ میں ہوئی تھی۔ (۷۳) انہوں نے سات سال اور کچھ مہینے تک اپنے نانا (رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا زمانہ دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آغوش محبت میں پرورش پائی۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رحلت کے بعد جو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی وفات سے تین یا چھ مہینے پہلے ہوئی، آپ اپنے والد ماجد کے زیر تربیت آگئے تھے۔

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اپنے والد گرامی کی شہادت کے بعد خدا کے حکم اور حضرت علی علیہ السلام کی وصیت کے مطابق امامت کے درجے پر فائز ہوئے اور ساتھ ساتھ ظاہری خلافت کے عہدیدار بھی بنے۔ تقریباً چھ ماہ تک آپ مسلمانوں کے خلیفہ رہے اور امور مملکت کا نظم و نسق سنبھالے رہے۔ اسی مدت میں معاویہ جو حضرت علی علیہ السلام اور آپ کے خاندان کا سخت ترین دشمن تھا اور کئی سال سے خلافت کی حرص و خواہش میں (سب سے پہلے خلیفہ سوم کے خون کے بدلے کے بھانے اور آخر کار خلافت کا دعویٰ دار ہونے کی وجہ سے) اس نے کئی جنگیں بھی کی تھیں اور کئی بار عراق پر چڑھائی کی تھی جو اس زمانے میں امام حسن علیہ السلام کا دار الخلافہ تھا، اس طرح آپ سے بھی جنگ شروع کر رکھی تھی۔ دوسری طرف اس نے امام حسن (ع) کے فوجی جرنیلوں اور سپاہیوں کو بہت زیادہ پیسہ اور مستقبل کے جھوٹے وعدے دے کر اپنے ساتھ ملالیا تھا۔ اس طرح اس نے ان کو امام حسن (ع) کے خلاف بغاوت پر آمادہ کر لیا تھا۔ (۳)

آخر کار امام حسن علیہ السلام صلح پر مجبور ہو کر اس شرط پر ظاہری خلافت سے دست بردار ہو گئے کہ معاویہ کے مرنے کے بعد خلافت دوبارہ امام حسن علیہ السلام کو واپس مل جائے گی اور اس کے ساتھ ہی ان کے خاندان اور طرفداروں کے لئے کسی قسم کی مشکلات پیش نہ آئیں گی۔ (۴)

معاویہ نے اسلامی خلافت پر قبضہ کر لیا اور عراق میں داخل ہو کر ایک عام سرکاری تقریر میں صلح کے شرائط کو منسوخ کر دیا۔ (۵) اس نے ہر ممکن ذریعے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اہل بیت (ع) اور ان کے طرفداروں پر سختیاں شروع کر دیں۔

امام حسن علیہ السلام نے اپنی امامت کے تمام عرصے میں جو کہ دس سال کا تھا، بہت ہی سیاسی گھٹن اور سختی میں زندگی گزاری۔ ان کے لئے یا ان کے خاندان حتیٰ کہ ان کے گھر کے اندر بھی ان کے لئے جائے امن نہ تھی۔ آخر کار ۵۰ھ میں معاویہ کے اکسانے پر آپ کی بیوی (جعدہ) نے آپ کو زہر دے کر شہید کر دیا۔ (۶)

امام حسن علیہ السلام انسانی کمالات میں اپنے والد گرامی کا کامل نمونہ اور اپنے نانا بزرگوار کی نشانی تھے۔ جب تک پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زندہ رہے آپ اور آپ کے بھائی (امام حسین علیہ السلام) ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس رہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کبھی کبھی

ان کو اپنے کندھوں پر سوار کر لیا کرتے تھے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عام و خاص نے بہت زیادہ احادیث بیان کی ہیں کہ آپ نے امام

حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے بارے میں فرمایا (ل)

”یہ دونوں میرے بیٹے امام ہیں، خواہ وہ اٹھیں یا بیٹھیں۔“ (کنایہ ہے ظاہری خلافت کے عہدیدار ہونے یا نہ

ہونے کا)۔ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بھی آپ کے والد

بزرگوار کی خلافت کے بعد آپ کی جانشینی کے بارے میں بھی بہت زیادہ احادیث موجود ہیں۔ (ارشاد مفید)

رسول خدا (ص) فرماتے تھے: ”پروردگارا! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ“۔ اس کے

علاوہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: ”حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔“

ایک دن امام حسن علیہ السلام اپنے نانا کی پشت پر سوار تھے ایک شخص نے کہا: واہ کیا خوب سواری ہے!

پیغمبر (ص) نے فرمایا: بلکہ کیا خوب سوار ہیں!

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام باوقار اور متین شخصیت کے حامل تھے۔ آپ غریبوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔

راتوں کو ان کے درمیان کھانا تقسیم کیا کرتے تھے۔ ان کی ہر طرح سے مدد کیا کرتے تھے۔ اسی لئے سارے لوگ

بھی آپ سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں دوبار اپنی ساری دولت و ثروت غریبوں اور فقیروں

میں تقسیم کردی تھی۔ تین بار اپنی جائداد کو وقف کیا تھا جس میں سے آدھی اپنے لئے اور آدھی راہ خدا میں

بخش دی تھی۔

امام حسن مجتبیٰ (ع) نہایت شجاع اور بہادر بھی تھے۔ اپنے بابا امام علی علیہ السلام کے ساتھ جب آپ جنگ

کرنے جاتے تھے تو فوج میں آگے ہی آگے رہتے تھے۔ جنگ جمل اور صفین میں آپ نے بہت خطرناک جنگیں

لڑی تھیں۔ حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ نے صرف چھ مہینے حکومت کی تھی۔

آخر کار ۵۰ھ میں زہر کے ذریعے آپ کی شہادت ہو گئی جو آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث نے معاویہ کے حکم

سے آپ کو دیا تھا۔

آپ کا مزار اقدس، جنت البقیع میں تین دیگر اماموں کی قبروں کے ساتھ ہے۔ آپ کی والدہ گرامی جناب فاطمہ

زہرا (س) کی قبر اطہر بھی یہیں ہے۔

حوالے

۴۲۔ مناقب ابن شہر آشوب ج/۱ ص ۲۱، ذخائر العقبیٰ ص/ ۱۲۱۔۶۷

۴۳۔ مناقب ابن شہر آشوب ج/۲ ص ۲۸، دلائل الامامت تالیف محمد بن جریر طبری طبع نجف ۱۳۶۹ھ ص/ ۶۰،

فصول المہمہ ص ۱۳۳، تذکرۃ الخواص ص/ ۱۹۳، تاریخ یعقوبی طبع نجف ۱۳۱۲ھ ج/ ۲ ص ۲۰۲، اصول

کافی ج/ ۱ ص ۲۶۱

۴۴۔ ارشاد مفید ص ۱۷۲، مناقب ابن شہر آشوب ج/۲ ص ۳۳، فصول المہمہ ص ۱۲۴

۴۵۔ ارشاد مفید ص ۱۷۲، مناقب ابن شہر آشوب ج/۲ ص ۳۳، الامامت و السیاست تالیف عبد اللہ بن مسلم

بن ققیبر ج/ ۱ ص ۱۶۳، فصول المہمہ ص ۱۲۵، تذکرۃ الخواص / ۱۹۷

۴۶۔ ارشاد مفید ص/ ۱۷۳، مناقب ابن شہر آشوب ج/ ۲ ص ۳۵، الامامت و السیاست ج/ ۱ ص ۱۶۴

٤٤- ارشاد مفيد ص/١٤٣ ، مناقب ابن شهر آشوب ج/ ٢ ص ٣٥ ، فصول المهمة ص/ ١٢٦ ، تذكرة الخواص ص
٢١١/

٤٨- ارشاد مفيد ص/ ١٨١ ، اثبات الهداة ج/ ٥ ص ١٢٩- ١٣٢